درسِ حدیث

مولای صل وسلم دائما ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

عشرہ مبشرہؓ کے علاوہ اور صحابہ کرامؓ کو بھی جنت کی بشارت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام ، قُبَّةُ الاسلام کوفہ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 45 سائیڈ B 1985 - 04 - 12)

وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍؓ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوتُ قَالَ اِلتَمِسُوا الْعِلمَ عِنْدَ اَربعَةٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وعند سَلمانَ وعند اِبْنِ مسعُودٍ وعند عَبدِاللّٰہِ بنِ سَلامٍ اَلَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشْرَۃٍ فِی الْجَنَّةِ . رواہ الترمذی (مشکوۃ شریف ص ۵۷۹ ج ۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اپنے شاگردوں کو نصیحت :

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث تھی کہ انھوں نے وفات کے وقت یہ نصیحت فرمائی کہ چار آدمیوں سے علم حاصل کرو، ایک ابوالدرداء [1] ، حضرت سلمان، حضرت ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہم، ان حضرات سے علم حاصل کرو۔ یہ میں نے (پچھلے درس میں) عرض کیا تھا کہ یہ ''طاعونِ عمواس'' میں

[1] ان کا اسم گرامی ''عویمر'' ہے مگر اپنی کنیت سے مشہور ہوئے ''درداء'' ان کی صاحبزادی کا نام تھا۔ محمود میاں غفرلہٗ

شہید ہوگئے تھے، عمواس ایک مقام کا نام ہے شام میں وہاں جب طاعون پھیلا اُس میں یہ مبتلا ہوئے۔ اُس زمانے میں اُنھوں نے یہ ہدایت فرمائی اپنے شاگردوں سے۔ حضرت عمرو ابن میمون اَودِی ایک ہیں، یہ "مُخَضرَمِینَ" میں ہیں یعنی انھوں نے زمانہ پایا ہے رسول اللہ ﷺ کا لیکن اسلام بعد میں لائے ہیں زمانۂ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں انھوں نے، یہ بھی ان کے شاگرد تھے، ان کو ہدایت دی کہ تم عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ تو یہ وہاں یعنی شام سے کُوفہ آ گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ :

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیج دیا تھا کہ وہاں جاکر تعلیم دیں مذہبی دینی اور اُن لوگوں کو تحریر فرمادیا اٰثَرْتُکُمْ بِعَبْدِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ میں نے ابنِ مسعودؓ کو تمہارے پاس بھیج کر اپنے پر تمہیں ترجیح دی، مجھے خود ان کی ضرورت رہتی تھی لیکن میں نے تمہیں ترجیح دی۔ اور اس کی وجہ میں عرض کر چکا ہوں کہ آذر بائیجان وغیرہ سے لے کر بخارا تک کا جو حصہ ہے، کوفہ فوجی نقطہ نظر سے ہیڈ کوارٹر تھا اُس علاقہ کا اور بصرہ نیچے والے علاقہ کا (ہیڈ کوارٹر تھا) تھا جو یہاں بلوچستان اور سندھ تک بنتا ہے، تو مکران اور کرمان یہ ۱۸ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک ہی سال میں یہ دونوں علاقے فتح ہوگئے تھے تو آبادی بھی تھوڑی تھوڑی ہوگی، قلعے بھی فاصلوں پر ہوں گے پھر اِن جگہوں کو منتخب کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدایت بھیجی کہ جو لوگ ان لڑائیوں میں جہاد میں شامل ہیں وہ لوگ اپنی مستقل رہائش کا بندوبست کسی ایسی جگہ کرلیں کہ جس کی آب و ہوا یہاں سے ملتی جلتی ہو، اس لیے کوفہ منتخب کیا گیا۔

" قُبَّۃُ الاسلام " کوفہ، یہاں صحابہ کی بہت بڑی تعداد تھی :

اب دُنیا میں (مدینہ منورہ کے بعد) کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس میں صحابہ کرامؓ کی اتنی کثرت ہو جتنی کوفہ میں ہوئی ہے، تو فقط کوفہ شہر میں پندرہ سو صحابہ کرامؓ رہتے رہے ہیں۔ اور جو آئے اور چلے گئے وہ اس کے سوا ہیں تو دُنیا کا کوئی شہر ایسا نہیں تھا جسے یہ فضیلت حاصل ہو۔ اور قراءت جو ہیں سبعہ، سبعہ میں سے تین قاری جو ہیں وہ فقط کوفہ کے ہیں اور عشرہ میں سے چار قاری فقط کوفہ کے ہیں باقی چھ اور مختلف اطراف سے ہیں تو تقریباً نصف بن گئے۔ حاکم نیشاپوری کی کتاب ہے "معرفتِ علوم الحدیث" اس میں انھوں نے فہرستیں دی ہیں علماء کی، کس علاقہ میں کتنے کس علاقہ میں کتنے رہے ہیں تو اس میں سب سے بڑی فہرست جو بنتی ہے تقریباً پوری دُنیا کے ۱/۳ تیسرا حصہ فقط کوفہ کا تھا،

موجود ہیں یہ سب چیزیں دیکھی جا سکتی ہیں رجوع کیا جا سکتا ہے۔ کوفہ کو لکھتے ہیں ''قبۃ الاسلام'' لغت میں بھی قاموس میں بھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شاید اسی لیے اس جگہ کو جنگی نقطہ نظر سے منتخب کیا۔ اور جنگی نقطہ نظر سے ضرورت محسوس جو فرمائی تھی انھوں نے، تو بعد کے خلفاء نے بھی یہی محسوس کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام کو بنایا ہوا تھا پھر بنو عباس آئے تو انھوں نے بغداد بنا دیا۔ مدینہ منورہ کو دارالخلافہ نہیں بنایا۔ تو ان کی جنگی مصلحتوں کا تقاضہ یہ تھا کہ اس طرح اور اس جگہ کو منتخب کیا جائے اس کام کی وجہ سے اس مجبوری کی وجہ سے۔ تو اس لیے ایسے کیا گیا۔ اب عرب جو وہاں فاتحین تھے جنھوں نے ایران فتح کیا اور اس سے آگے بڑھتے چلے آئے اُن سب کی اولاد کے لیے اور اُن کے لیے ضرورت تھی کہ وہاں تعلیمی انتظام کیا جائے اس لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھیج دیا اور جب ''تخطیط'' کی ہے الاٹمنٹ کی ہے کوفہ کی تو وہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی تھی، اس کی زمینیں فلاں فلاں کو پلاٹ بنا کر دیدی جائیں تو اس میں جو حضرات مجاہدین میں تھے اُن کو دی گئیں۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی یہاں رہتے رہے، حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی یہاں رہتے رہے، وہ تو شمار نہیں کیے جا سکتے کیونکہ پندرہ سو صحابہ کرام بنتے ہیں پھر ایسے ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں آ گئے، باقی وہ بہت بڑی تعداد بن جاتی ہے تو شام سے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس عمرو ابن میمون اودی کوفہ پہنچے اور انھوں نے ان سے علم حاصل کیا، یہ اہلِ کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بہت بڑے آدمی ہیں، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے، جب آپ ﷺ نے مواخات کرائی ہے ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا بھائی بنایا ہے تو ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بھائی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بنایا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت :

ایک ہیں عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ اَلَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ (حضرت معاذ ؓ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ تم لوگ ان کے پاس بھی جاؤ یا اُن سے علم حاصل کر لو۔ جو یہودی تھے پھر مشرف بہ اسلام ہو گئے، اور وجہ؟ کہتے ہیں فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشْرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ جنت میں جانے والے دس آدمیوں میں سے دسویں یہ ہیں، یعنی یہ جنتی ہیں جنتی ہونے کی بشارت بھی دی۔ پہلے بھی (کسی درس میں) ان کا واقعہ گزرا ہے اس طرح کا کہ انھوں نے خود (اپنے بارے میں) یہ الفاظ جناب رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنے تھے۔ اس لیے یہ کہتے ہیں کہ

میں نے تو نہیں سنا۔ ہاں یہ ہوا تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ خواب یہ تھا کہ میں سبزہ میں ہوں اور اس میں ایک ستون ہے، مجھ سے کہا گیا چڑھو اِس پر، میں چڑھا اور چڑھنا چاہتا تھا نہیں چڑھ سکا، تو میری مدد کی کسی خادم نے، تو میں اُوپر چلا گیا اور وہاں اُس کے اُوپر کے حصے میں ایک کُنڈا تھا وہ میں نے پکڑ لیا، تو مجھ سے کہا گیا اِسْتَمْسِكْ اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا، اس حالت میں تھا کہ میری آنکھ کُھل گئی۔ یہ خواب عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم اسلام پر قائم رہو گے جب تک زندہ رہو گے موت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے تو یہ سُنا ہے باقی اور لوگ اگر کچھ کہتے ہیں تو پھر جو سُنا ہو کسی نے وہی کہے گا جو نہ سنا ہو وہ نہ کہے گا، تواضع غالب تھی اور اچھے ہونے کی علامت یہی ہے کہ تواضع غالب آجائے۔ اپنے کیے پر اپنے عمل پر نظر نہ رہے بلکہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت پر نظر رہ جائے تو یہی حال ان کا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو ایک صاحب نے دیکھا اس طرح کہ مسجد میں آئے آثار تواضع کے خشوع کے ظاہر ہو رہے تھے، دو رکعتیں پڑھیں، لوگوں نے ان کے جنتی ہونے کے بارے میں جملہ کہا، یہ نماز سے فارغ ہو کر چلے گئے تو پھر پیچھے پیچھے یہ صاحب بھی چلے گئے اور کہا کہ جب آپ مسجد میں آئے تھے تو لوگوں نے یہ جملہ کہا تھا۔ انھوں نے کہا کہ کسی آدمی کو ایسی بات نہ کہنی چاہیے جو اُس نے نہ سنی ہو۔ میرے علم میں تو یہ ہے کہ میں نے اپنے بارے میں ایک خواب دیکھا تھا تو اُس پر یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ لیکن یہاں صاف صراحتاً آرہا ہے کہ حضرت معاذ ابن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دس جنتیوں میں سے دسویں یہ ہیں۔ ویسے مشہور جو ہے متواتر کے درجہ میں تقریباً، وہ تو دوسرے دس حضرات ہیں چاروں تو خلفاء کرام ہیں اور حضرت زبیر ہیں، حضرت طلحہ ہیں، حضرت سعد ہیں، حضرت سعید ہیں، حضرت ابوعبیدۃ ابن الجراح ہیں، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ دس بنتے ہیں۔

عشرہ مبشرہؓ کے علاوہ اور حضرات بھی ہیں جن کو جنت کی بشارت ہے :

لیکن یہاں اس جگہ یہ بھی آرہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اور بھی ملیں گے ایسے جن کے بارے میں آپ نے صراحتاً فرمادیا۔ ایک آدمی کو جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا جو آدمی دیکھنا چاہے جنت کا کوئی آدمی ہو اور چلتے پھرتے یہاں دیکھنا چاہے اُسے، تو وہ اِسے دیکھ لے۔

جنت کی بشارت اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ :

اسی طرح آپ نے شبِ معراج میں جو دیکھا حضرت بلالؓ کو اور وہاں قدموں کی آواز سُنی اُن کی۔ تو

پوچھا کون سا عمل تم ایسا کرتے ہو جو میں نے اپنے آگے تمہاری چپلوں کی آواز سُنی ؟ تو انھوں نے عمل ذکر کیا کہ میں وضو سے رہتا ہوں اور جب تجدید کرتا ہوں وضو کی تو دو نفلیں پڑھتا ہوں، میری نظر میں تو یہ عمل آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اسی کی جزاء ہے، کیونکہ ہر وقت آدمی جب طہارت کا خیال رکھے گا تو خدا کا بھی خیال رکھے گا جس نے حکم دیا ہے۔ اور خدا کا خیال رکھنا یہی بس مراقبہ ہے یہی بڑی چیز ہے اسی کا بڑا درجہ ہے، تو ایسے حضرات تو بہت مل جائیں گے جن کو جنت کی بشارت دی۔ اُمِ ایمنؓ سے فرمادیا تھا، سلمہ ایک ہیں عورت اِمْرَءَ ةٌ رِفَاعَةٌ ان سے بھی فرمادیا تھا۔ کسی سے کچھ جملہ، کسی سے کچھ جملہ۔ حَرَّمَ اللّٰهُ بَدَنَكِ عَلَى النَّارِ تمہارا بدن اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کردیا ہے وغیرہ، ایسے مل جائیں گے بہت سے حضرات، لیکن ایسے حضرات کہ جن کی ایسی گارنٹی دی ہو آپ نے بار بار فرمایا ہو وہ دس ہی ہیں، یہی چاروں خلفاء کرام اور چھ وہ جن کے میں نے نام لیے ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میری اُمت میں اتنی بڑی تعداد ہوگی ستر ہزار فرمایا کہ وہ بلا حساب جنت میں جائیں گے تو حضرت عُکاشہ ابن مُحصَنؓ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اُنھوں نے کہا میرے لیے دُعا فرمادیجیے کہ میں اُن میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو انہیں اُن میں داخل فرمادے۔ ایک اور نے کہا تو فرمایا آپ نے، فرمایا سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ یہ عکاشہ جو تھے یہ سبقت لے گئے تم سے، انھوں نے کرالی دُعا اپنے لیے۔ تو ہیں تو بہت سارے حضرات، مگر اس طرح جیسے ان دس حضرات کی گارنٹی دی ہے، بار بار فرمایا ہے حتیٰ کہ تواتر ہو گیا شہرت ہو گئی، تو یہ دس حضرات بنتے ہیں جن کے نام جمعوں میں خطبوں میں بھی آپ سُنتے ہیں ویسے بھی سُنتے ہیں۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کو ابن سلامؓ سے پڑھنے کی تلقین کی کہ جاؤ اُن سے بھی علم حاصل کرو۔ یہودی تھے وہ، مسلمان ہوئے اور میں نے ان کے بارے میں یہ لفظ سُنے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے، تو جب جنت میں جائیں گے تو ان کا عمل بھی ضرور صحیح ہوگا اور ان کی معلومات جو ہوں گی اُسی پر وہ عمل کرتے ہوں گے، تو اُن سے وہ معلومات حاصل کرو گے تو علم حاصل ہوگا اُن کی راہ پر چلو تو عمل حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل سے نوازے اور اِن حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔

اختتامی دُعاء..................